کتاب پنجم : نئی تخلیق کی زیارت

نئی تخلیق کی عید الاضحیٰ
حضرت ابراہیم کی قربانی کی ضیافت ہے۔ (۲۰۷)
جس نے اس معتبر قربانی کو یاد رکھا
جب اللہ تعالیٰ نے اس کے وارث کو بچایا
یہ جشن حضرت ابراہیم کے عظیم وارث
حضرت عیسیٰؑ، جو اللہ کا پیغمبر اور اسکا کلام ہے، (۲۰۸)
کا منتظر تھا
وہ جو دنیا کو وراثت میں لے گا اور اسکی عدالت کریگا
اس لحاظ سے عیسیٰ ابراہیم کے عہد کا پیغمبر ہے
زیارت کے اختتام پر
حضرت ابراہیم کی ارضِ مقدس پر،
جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک ابدی برہّ،
جو دنیا کے گناہ اٹھالیجاتا ہے، فراہم کر کے
اسکے وارث کو بچایا، مسیحی عید الاضحیٰ
مسیح کی عظیم قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ (۲۰۹)

اللہ تعالیٰ کا ابدی کلام

اللہ تعالیٰ کا کلام، اس سے پہلے کہ وہ
عیسیٰ المسیح میں انسانی شکل اختیار کرتا
اس کے خادم کے طور پر ہمیشہ موجود تھا،
آسمانی عدالت کا کلام جسکا اپنا نام ابن آدم ہے
شخصی طور پر موجود تھا
اور اللہ تعالیٰ کی شبیہ کو منعکس کرتا تھا۔ (۲۱۰)
وہ تخلیق، مخلصی اور عدالت میں اللہ تعالیٰ کا
غیر تخلیق کردہ، ابدیت میں شریک،
ازل سے موجود کلام ہے۔
وہ زندہ آسمانی منصوبے سے بڑھکر ہے

جس کے بارہ میں ابدی روح نے بذریعہ الہام
سچی کتاب توریت اور انجیل نازل کی،
حضرت عیسیٰؑ موت کو فتح کرنے والے عہد کے پیغمبر بھی ہیں
اور عہد کے زندگی دینے والے کلام بھی۔ (۲۱۱)
در حقیقت وہ ہی عہد ہیں
بحرِ مردار کی دستاویزات جو مکمل محفوظ حالت میں
یسعیاہؑ نبی کی پیشگوئیاں جو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے
سات سو سال قبل کی گئیں،
اُسکے 'عہد' ہونے کا ذکر کرتی ہیں:
"دیکھو میرا خادم جس کو مَیں سنبھالتا ہوں
میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے
مَیں نے اپنی روح اُس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں
عدالت جاری کرے گا... جزیرے اسکی عدالت
کا انتظار کریں گے...
مَیں خداوند نے تجھے صداقت سے بلایا
مَیں ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور
تیری حفاظت کرونگا اور لوگوں کے عہد
اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دونگا۔" (۲۱۲)
ہم یہ کہاوت سن چکے ہیں،" اور ہم نے پہلے آدم سے
عہد کر لیا تھا مگر وہ (اُسے) بھول گئے
اور ہم نے اُن میں صبر و ثبات نہ دیکھا۔" (۲۱۳)
صرف وہ عہد جو باطنی کلام ہے وہی ہمارے اندر
اپنا ابدی 'صبر و ثبات' پیدا کر سکتا ہے، کیونکہ
اسکا وعدہ ہے کہ باطنی قوانین کو ہمیشہ کے لئے
ہمارے دِل پر نقش کرے گا۔ (۲۱۴)
جیسے ملاکیؑ نبی فرماتے ہیں کہ مسیح
"عہد کے رسولؑ کی حیثیت سے آئیگا
'جب یسوعؑ واضح نشانات کے ساتھ آیا

تو اس نے کہا:

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری تابعداری کرو" (۲۱۶)

وہ واضح نشانات جن کے ذریعہ یسوعؑ آیا

وہ معجزات تھے جن سے اس نے ابدی عہد

پر مہر کی جسے خدا کے برّہ کی حیثیت سے قائم کیا۔

اس رات کو، جو زیارت کے نقطہ عروج کی رات

تھی، اس نے روٹی لی اور پیالہ لیا

اور کہا کہ یہ میرے خون اور گوشت

میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیا اور ابدی عہد ہے

"اور جب ہم نے آلِ اسرائیل سے عہد لیا..." (۲۱۷)

یہ عہد ہر سال عیدِ فسح کی شکل میں منایا جاتا ہے

یہ اس بات کی یادگاری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

کس طرح سے بحر قلزم سے انہیں بچایا

اور ان کو کوہِ سینا پر قوانین عطا کئے۔

ایسی ہی ضیافت پر جیسا کہ حج کے وقت منائی جاتی ہے

حضرت عیسیٰؑ نے یادگاری کی ضیافت کو قائم کیا

جس میں وہ خدا کا برّہ ہے اور اسکا خون

گناہوں سے نئے خروج کو یعنی گناہ اور موت سے،

اللہ تعالیٰ کے سچے اور نئے خلق شدہ اطاعت گزاروں

کو قائم کیا تھا۔

اب جو اس سچائی کا انکار کرتے ہیں

وہ اپنے ہی اِن کلمات کو رّد کرتے ہیں کہ:

"عیسیٰؑ المسیح اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اور کلام ہے" (۲۱۸)

"اور انہوں (بنی اسرائیل) نے کہا: "خدا نے

ہمیں حکم دیا ہے کہ جب تک کوئی پیغمبر ہمارے پاس

نیاز لے کر نہ آئے... اس پر ایمان نہ لائیں" (۲۱۹)

عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اس قربانی کا

یقین کیا جو حضرت عیسیٰ نے انہیں دکھائی
مگر مغرور اور تن آسان مذہبی راہنماؤں نے
یقین نہ کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی سچائی سے دور
رکھا۔ سو آج بھی ایسا ہی ہے
حضرت عیسیٰ نے خود فرمایا،
"اگر اندھے کو اندھا راہ بتائیگا
تو دونوں گڑھے میں گریں گے۔"

ہم جو نئے خلق کردہ مسلمان ہیں
اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں
اپنے آپ کو اُسکے تابع کرتے ہیں
یعنی اللہ تعالیٰ کی نئی تخلیق کے وضو
سے نئی تخلیق کی عید الاضحیٰ میں،
گواہی کی زیارت کے لئے
روانہ ہو کر، شامل ہوتے ہیں۔
بالکل ویسے ہی جیسے حضرت موسیٰ موت سے گذرے
جب انہوں نے بحرِ قلزم کو پار کیا
ہم بھی اپنی پرانی زندگی کی موت سے گذرتے ہیں
جب ہم اللہ تعالیٰ کا موت کا غسل لیتے ہیں
جیسے ایک مسلمان کا مُردہ جسم مکمل وضو حاصل کرتا ہے
ویسے ہی ایمان سے ہم گناہگار فطرت والے جسم
سے صبغت اللہ کا غسل لیتے ہیں (غوطہ)
اور جیسے وہ لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ
قربانی کی ضیافت میں شریک ہوئے
تاکہ بحر قلزم کے صبغت اللہ کو یاد کریں،
اسی طرح ہم جو مسیحی مسلمان ہیں
قربانی کی ضیافت میں شریک ہوتے ہیں
تاکہ ہم اُس صبغت اللہ کو یاد کریں

جس کا حکم عیسیٰ المسیح نے دیا۔
آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے
کہ مُردہ جسم کو دفنانے سے پہلے
غسل دیتے ہیں اور عید کی عبادت
کرنے سے پہلے بھی غسل لیا جاتا ہے۔

جیسا کہ موسیٰ اور عید فسح کی میز کی بابت تھا
ویسا ہی حضرت عیسیٰ اور اسکی فسح کے میز کا حال ہے
۔۔ کہ کوئی بھی اس میز پر،
جہاں عہد کی یادگاری کی جاتی ہے،
نہیں جاسکتا جبتک وہ صحیح طریقہ سے عہد میں داخل نہ ہُوا ہو
اور حضرت عیسیٰ کے حکم کے مطابق عہد کو جاری
کرنے کا نشان اللہ تعالیٰ کا موت کا غسل ہے:
یعنی اللہ تعالیٰ کا وضو۔

کیا آپ اس بات کو سمجھتے ہیں
کہ نئی تخلیق کی عیدالاضحیٰ میں
ایمانداروں کے ساتھ شامل ہونے سے قبل
صبغت اللہ کی اطاعت کرنا ضروری ہے؟

پانی کی یہ رسم اللہ تعالیٰ نے خود قائم کی
ایک ظاہری نشان کے طور پر جو اللہ تعالیٰ کی
کی تابعداری کو ظاہر کرتی ہے۔
خدا نے ہمیں اپنے کامل اور درست
کلام میں حکم دیا ہے کہ ہم حضرت عیسیٰ کا اقرار،
جو اللہ تعالیٰ کے کلام کا منصبدار ہے،
نہ صرف اپنی شخصی اور اجتماعی دعاؤں میں کریں،
بلکہ خدا نے ہمیں یہ حکم بھی دیا ہے

کہ ہم اسکا اقرار صبغت اللہ اور
عیدالاضحیٰ العیسوئی میں بھی کریں۔
اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے
کیا آپ سچے دل سے اللہ کی اطاعت کرتے ہیں
اور عیسیٰ کے تابع ہوتے ہیں ؟
غوطہ یعنی صبغت اللہ عید فسح سے پہلے
اور حضرت عیسیٰ کی آخری فسح سے پہلے
اور حضرت عیسیٰ کی قائم کردہ فسح سے بھی پہلے تھا
جب وہ اپنی زیارت ختم کر کے
ابدی عیدالاضحیٰ کی قربانی پیش کرنے کو تھے،
وہ، قربانی کی ضیافت،
خدا کا برہ، اور
زندگی بخش روٹی جو آسمان سے اتری تھے۔
حضرت عیسیٰ نے اس قربانی کی خوراک کو ہضم کرنے
کے ابدی فوائد کا عارفانہ بیان کچھ یوں کیا :
'جو میرا گوشت کھاتا
اور میرا خون پیتا ہے
ابد تک زندہ رہے گا
اور میں اسے آخری دن اٹھا کھڑا کرونگا۔' (۲۲۰)
ہمیں یہ بھی یاد ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے خود اپنے لئے کہا
کہ 'ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا
کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے
اور اپنی جان بہتیروں کہ بدلے فدیہ میں دے۔' (۲۲۱)
بحر مُردار کی دستاویزات میں یسعیاہ نبی نے مسیح کے متعلق کہا
'وہ بہتیروں کے گناہ اٹھا لے گا'
حضرت عیسیٰ میں ۷۰۰ سال پہلے کی گئی
یہ پیشگوئی پوری ہوئی،
قربانی کے ذریعے تکمیل نے یہ ظاہر کیا

کہ حضرت عیسیٰؑ کو خود اپنے متعلق
اور زندگی کے کلی مقصد کے بارہ میں علم تھا

ہم جو جدید خلق کیے گئے مسلمان ہیں
ہمیں منا میں جو مکہ کے گردونواح میں ہے
قربانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے
کیونکہ ہماری زیارت کا مقصد
اس کامل قربانی میں ہمارے لئے
پورا ہو چکا ہے۔ (۲۲۲)

مکہ میں زائرین از حد مشتاق ہوتے ہیں
کہ اس کالے پتھر کو چھوئیں اور چومیں
جیسے کہ یہ پتھر خدا کے دہنے ہاتھ کی نمائندگی کرتا ہو
جس کے ساتھ وہ عہد کی تجدید کر رہے ہوتے ہیں۔
لیکن ہم جو جدید خلق کیے گئے مسلمان ہیں
اس آیت میں ایمان رکھتے ہیں :
'بیٹے کو چومو (۲۲۳)
ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے
اور تم راستے میں ہلاک ہو جاؤ' (۲۲۴)
وہ اللہ کے گھر کا
کونے کے سرے کا پتھر ہے (۲۲۵)
اور ابراہیمؑ نے اسکا دن دیکھا اور خوش ہوا (۲۲۶)
کیونکہ وہ خدا کی راستبازی کا دایاں ہاتھ ہے (۲۲۷)
اور صرف اسی میں عہد کی تجدید ہوتی ہے۔ (۲۲۸)
اور جب ہم نئی تخلیق کی عیدالاضحیٰ میں کھڑے ہوتے ہیں
تو اس لئے نہیں کہ زائرین عرفات میں
دوپہر سے لیکر سورج غروب ہونے تک
وقوف ادا کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں۔

ہم تو اس لئے کھڑے ہوتے ہیں
کہ جو بھی اس روٹی میں سے کھاتا
اور اس پیالہ میں سے پیتا ہے
اسکی موت کا اظہار کرتا ہے جب تک وہ نہ آئے۔ (۲۲۹)
تاہم دعا میں ہم حضرت عیسیٰ کا اقرار کرتے ہیں
ہم سچے پرستاروں کے سامنے اسکا اقرار کرتے ہیں
ہم صبغت اللہ میں اسکا اقرار کرتے ہیں
اور ہم عیدالاضحیٰ میں اسکا اقرار کرتے ہیں
کیونکہ کلام فرماتا ہے: "اگر تُو اپنی زبان سے
یسوعؑ کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے
کہ خدا نے اسے مُردوں میں سے جلایا
(کلام فرماتا ہے
وہ ہمارے گناہوں کے لئے مؤا اور دفن ہُوا
اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھا)
تو نجات پائے گا۔" (۲۳۰)
جب ذوالحج کے نویں دن
زائرین تپتی دھوپ میں
کھڑے ہوتے ہیں
وہ دعا کرتے اور قران سے آیات کی تلاوت کرتے ہیں
اس امید میں کہ انکے گناہ معاف ہو جائیں گے
لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہمارے گناہ تو
حضرت عیسیٰ کے نام سے معاف ہو چکے ہیں
اور ایک دن آنیوالا ہے جب وہ سب لوگ
جو حضرت عیسیٰ کو رد کرتے ہیں
کلام اللہ کی تپتی دھوپ میں کھڑے ہوں گے
جب ہم حضرت عیسیٰ کا پیالہ لیتے ہیں
تو ہم یہ بات بھی یاد کرتے ہیں
جو حضرت عیسیٰ نے کہی: "اگر کوئی

پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پیے
......جو اس پانی میں سے پیے گا
جو میں اسے دونگا
ابد تک پیاسا نہ ہوگا ؛
بلکہ جو پانی میں اسے دونگا
وہ اس میں ایک چشمہ بن جائیگا
جو ہمیشہ کے لئے جاری رہیگا۔' (۲۳۱)
کعبہ کا ایک دروازہ ہے
اور یہ زیارت بذاتِ خود
اللہ تعالیٰ کا گھر کہلاتی ہے
لیکن حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا : 'دروازہ
میں ہوں' اور ہم جانتے ہیں
کہ کوئی بھی اللہ کے روحانی
گھر میں داخل نہ ہوگا،
'سوائے میرے ذریعہ سے۔'

حضرت عیسیٰؑ کلام اللہ ہے
اور اسکے جلال کی شبیہ ہے
اور یہی ہماری زیارت کا مقصود ہے
''مگر جب ہم سب کے بے نقاب چہروں سے
خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے
جس طرح آئینے میں تو خداوند کے وسیلہ سے
جو روح ہے ہم اسی جلالی صورت میں
درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔' (۲۳۲)
''عزیزو! ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں
اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہُوا
کہ ہم کیا کچھ ہوں گے اتنا جانتے ہیں
کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اسکی

مانند ہوں گے کیونکہ اسکو
ایسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔' (۲۳۳)
پس ہم جو پیچھے رہ گیا ہے اسکو بھول کر
آگے کی طرف اپنی زیارت کے مقصود عیسیٰ المسیح
کو دیکھتے ہیں اور دنیا بھر کے سچے ایماندار اسکا بدن ہیں
اور یہی اللہ تعالیٰ کا سچا گھر ہے جو ہم سے بنتا ہے۔ (۲۳۴)
ہم دعا کرتے ہیں کہ بہت سوں کی آنکھیں کھلیں
کہ وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھیں
اور کرۂ ارض پر خدا کا گھر
سچے ایمانداروں کے عالمگیر بدن سے بنتا ہے
جو پہلے سے ہی آسمانی روحانی مقاموں پر
بیٹھے ہیں جہاں اس کا سچا گھر قائم ہے
اور اسکو زوال نہیں۔
اے خدا!
اس گھر کو (حضرت عیسیٰ کا گھر جو کلام اللہ ہے)
تمام عزت، جلال و حشمت عطا کر
اور ان سب کو جو اسکی عزت کرتے ہیں
اور ایک (روحانی) زیارت قائم کرتے ہیں
اطمینان اور مخلصی عطا کر
اے خدا! تو جو اطمینان ہے
اور اطمینان صرف تجھ سے ہی ہے
سو ہم جانتے ہیں کہ ہم موت سے زندگی میں داخل ہوئے ہیں
اور تو ہمارا استقبال کرے گا (روزِ محشر)
انہی استقبالی الفاظ کے ساتھ
جن کے ساتھ تو نے جی اٹھنے والی صبح
شاگردوں کا استقبال کیا: 'السلام علیکمَ
یا 'تم پر سلامتی ہو'۔ (۲۳۵)

صبغت اللہ کیا ہے اور کیا نہیں

مومنو!
جب تم نشے کی حالت میں ہو
جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو
سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ
اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز کے پاس نہ جاؤ)
جب تک کہ غسل (نہ) کرلو
ہاں اگر بحالت سفر رستے چلے جارہے ہو (۲۳۶)
مومنو!
جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو
تو...دھولیا کرو۔ (۲۳۷)
......اور وہ (اللہ) سننے والا
اور جاننے والا ہے،
خدا کا رنگ (صبغت اللہ)
اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے
اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں (۲۳۸)
صبغت اللہ کی رسم مذہب کی تبدیلی
کو ظاہر نہیں کرتی
وہ یہودی جنہوں نے بپتسمہ لیا
وہ اس رسم کو یہ ظاہر کرنے کیلئے
استعمال نہیں کر رہے تھے
کہ انہوں نے اپنے پرانے مذہب کو
چھوڑ کر ایک نیا مذہب اختیار کیا۔
یہ رسم پہلے پہل یہ ظاہر کرنے کے لئے ہوئی
کہ ایک ہی مذہب کے حلقے کے اندر
ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت
میں جھکے ہوئے ہوں

تجدید کی طرف پیش رفت تھی۔
صبغت اللہ کی رسم
گناہوں سے سدھار کو ظاہر کرتی ہے
نہ کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب
میں تبدیلی کو
یہ تو پرانی زندگی سے نئی زندگی
میں داخل ہونے کا حق ہے
نہ کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں
نئے خلق شدہ مسلمان اب بھی مسلمان ہی ہیں
(اللہ کے اطاعت گذار) (۲۳۹)
وہ تو اب اور بھی زیادہ تر تابع ہیں (اسلام)(۲۴۰)
اگر کچھ مذہب پرست پانی کی رسم کو ایک
مذہب سے دوسرے مذہب میں تبدیلی کے راستے کا نام دیں گے
اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں کرنے دو۔
جو وہ کر رہے ہیں اور جو ہم کر رہے ہیں
اس میں کوئی بھی کسی الجھاؤ میں نہ پڑے
(ایک بہت بڑی تبدیلی کے ذریعے
مذہبی القاب تبدیل کرنے سے
یا انکے شناختی کارڈوں پر مسلم نام تبدیل کرنے سے
یہ توقع نہ کی جائے کہ انکو انکے تمدن سے علیحدہ کیا جا سکے گا)

صبغت اللہ جسم کی صفائی کا نام نہیں ہے
اور نہ ہی پانی کسی جادو کے ذریعے ناراستی
اور گناہ سے پاک کر سکتا ہے (۱. پطرس ۳ :۲۱)

یہ تو انسان کی رائج کردہ تعلیم ہے
جسے جاہل آدمیوں نے کلام اللہ میں شامل کر دیا ہے
اس غلط فہمی میں مسلمان مذہب پرست اور عیسائی مذہب پرست

دونوں ہی قصوروار ہیں۔
مثال کے طور پہ قران پاک میں کہیں بھی
یہ مرقوم نہیں ہے کہ وضو
(پانچ وقت کی نماز سے پہلے دھونے کا عمل)
گناہوں کی صفائی کرتا ہے
کچھ یہ مانتے ہیں کہ جب ایک مومن
اپنے منہ، ہاتھ اور پاؤں دھوتا ہے
تو جسم کے ان حصوں سے سرزد تمام گناہ
وضو کے نتیجہ میں ختم ہو جائیں گے
لیکن ہم جانتے ہیں کہ المسیح کا بیش بہا خون
ہی گناہوں کو دھو سکتا ہے،
صرف اسکے خون پر ہمارا ایمان ہے۔
محض پانی کو پاکیزہ کرنے کا ذریعہ سمجھنا
ایک عام غلطی ہے:
اگر ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ پانی صاف کر سکتا ہے
اور پاکیزہ بنا سکتا ہے تو ہم خنزیر کے گوشت کو دھو کر
استعمال کے قابل کیوں نہیں بنا لیتے؟
وہ لوگ جنہوں نے اس قسم کے اعتقاد وضع کئے ہیں
وہ خود اپنی ہی غلط سوچ کے گرداب میں پھنس کر رہ گئے ہیں
تاہم، نئے ایمانداروں کو ہم یہ مشورہ دیتے ہیں
کہ وہ نرمی کے ساتھ چلیں اور
اسلام کو یا دوسرے ایمانداروں کی تفسیروں کو
یا انکے خاندانی اعتقادات ورسومات کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں(۲۴۱)
یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ نئے ایماندار ہیں
پوری طرح نہیں جانتے کہ
آپ کے ساتھ کیا ہو گیا ہے
لہذا آپکو بہت محتاط اور دعا گو رہنا چاہئے
کہ آپ کس طرح اور کس کے ساتھ

اپنے ایمان کا تذکرہ کرتے ہیں
شائد یہ بہتر ہو کہ آپ اپنے
رفاقتی رہبر سے مشورہ کریں
اس سے پہلے کہ آپ کوئی بھی سنجیدہ
اور خطرناک قدم اٹھائیں۔

تبدیل شدہ فطرت کا پھل یعنی نئی تخلیق بنناہی
روز محشر آپکو بچائیگا نہ کہ اپنی حکومتی وفاداری
یا مذہبی القاب کا تبدیل کرنا۔
صرف ایک ہی غوطہ جو بائبل کے مطابق ہو
ابدی طور پر موئثر ہوتا ہے
اور یہ نئی تخلیق کے بنیادی پانی میں،
وہ پانی جس پر اللہ تعالیٰ کی روح جنبش
کرتی تھی، ایک گہرا غوطہ ہے۔
یہ باطنی فضل ہے جو ایمان سے ملتا ہے
اور صبغت الله میں ظاہر ہوتا ہے
کچھ مسلمان گو کہ ایمان رکھتے ہیں
کہ حضرت عیسیٰ ہی مسیح ہے، سب سے پہلے
ڈر اور الجھاؤ میں گھر جاتے ہیں اور
صبغت الله کے پانی میں جانے سے کتراتے ہیں
جب ایک مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتا ہے
تو اس کو کچھ دیر کے لئے خاموشی سے کام لینا چاہئے
جب تک کہ وہ مسیح میں مظبوط نہ ہو لے
اور یہ امتیاز کرنے کا لائق ہو جائے کہ
کس پر صبغت الله کی گواہی دینے کا بھروسہ کیا جا سکتا ہے
کسی بھی مسلمان نے ایک دم صبغت الله قائم نہیں کیا
خدا اپنے رحم میں نیکدیمس اور ارمتیہ کے رہنے والے یوسف
جیسوں کے لئے یہ اجازت دے گا کہ اپنے لوگوں کے

ڈر کے باعث خفیہ طور سے آئیں۔ (۲۴۲)
لیکن یہ نہایت خطرناک اور ایک بڑی غلطی ہو گی
کہ ہم غیر معین عرصہ تک، نافرمانی کی حالت میں،
خود اپنے ہی ناز و نخرے اٹھاتے رہیں۔
کیونکہ حضرت عیسیٰؑ ہمارے حاکم ہیں اور
یہ انکا حکم ہے کہ پانی سے تابعداری کی جائے۔
آدمیوں کا خوف اپنے ساتھ ایک جال لے کر آتا ہے (۲۴۳)
اور جو کوئی بھی اپنے خاندان یا اس دنیا کی کسی چیز کو
مسیح سے زیادہ پیار کرتا ہے
تو وہ مسیح کے لائق نہیں ہے (۲۴۴)
اگر ہم دکھ سہیئے تو اس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے
اگر ہم اسکا انکار کریں گے تو وہ بھی ہمارا انکار کرے گا (۲۴۵)
وہ جو نئے تخلیق کردہ مسلمانوں کا طریقہ جانتے ہیں
یہ بھی جانتے ہیں کہ اس راستے سے گذر جانے کا مطلب
اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت ہے۔
اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے
زور بازو سے اس کے ساتھ تعلق رکھنے
کی معذوری کو تسلیم کریں۔
ایمان کے ذریعے ہمارے گنہگار
جسم کی طاقت کو بھول جانے کے
سمندر میں غرق کرنا ہو گا، اور یہ
خدا کی روح کے فضل سے ہی یعنی
صبغت اللہ میں ایمان کے تابع
ہونے سے ہو سکتا ہے۔
حضرت عیسیٰؑ کے لئے صبغت اللہ
ایک ایسا متبرک وضو ہے جو اس نے
آزمائش کے پہاڑ پر دعا کی تیاری میں قائم کیا
جیسے آدمؑ بھی شیطان سے آزمایا گیا

اور گناہ آلود فطرت، جو موت کی طرف لیجاتی ہے،
کے باعث گمراہ امت کا سربراہ بنا۔
پس نیا آدم یعنی حضرت عیسیٰ
جو آدم کے مشابہ ہے (۲۴۶)
وہ بھی شیطان سے آزمایا گیا
مگر وہ گناہ کی طاقت سے آزاد اور ابدی زندگی میں
پاک ٹھہرایا گیا اور مخلصی یافتہ امت کا سربراہ بنا۔
حضرت عیسیٰ اس بات میں یقین نہیں رکھتے تھے
کہ پانی میں بذاتہ شیاطین کو دور رکھنے کی طاقت ہے
اور نہ ہی اس بات میں کہ آدمیوں کا کوئی طلسم،
خون سے عاری کلام، شیطان کو بھگا سکتا ہے۔
حضرت عیسیٰ نے پانی کے وضو کو شیطان سے
بچنے کے لئے استعمال نہیں کیا
وہ تو اللہ کے ابدی روح سے معمور تھے
اور کلام اللہ کے لئے اپنے موقف پر قائم رہے
اور سب کچھ برداشت کرنے کے بعد
بھی وہ قائم رہے۔
عیسیٰ المسیح جب وہ خدا کی تابعداری میں
صبغت الله کے لئے جھکے
اور رسولی عمل کے تحت پانی میں غوطہ لیا
تاکہ دنیا کو دکھائیں کہ وہ کیا کرنے کو تھے
وہ مر کر دفن ہونے اور پھر جی اٹھنے کو تھے۔

ہم جو مسیحی مسلمان ہیں
نئی پیدائش کے بپتسمہ میں یقین نہیں رکھتے۔
صرف خدا ہی ہمیں نئی پیدائش کے معجزے سے تبدیل کر سکتا ہے۔
جتنا چاہے پانی استعمال کریں کچھ نہ ہوگا
خدا ہی ابدی زندگی دینے والے پانی سے، اپنی روح بھیج کر،

ہمیں ہمارے شرارت بھرے دلوں سے پاک کر سکتا ہے۔
"کون کہہ سکتا ہے کہ میں نے اپنے دل کو صاف کر لیا ہے
اور میں گناہ سے پاک ہو گیا ہوں؟" (امثال ۲۰:۹)

اور نہ ہی ہم یہ یقین کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو
قانونی صفائی یا مذہب کے لا تعداد قوانین کے ذریعے
پاک کر سکتے ہیں۔
اگر ہم اپنے آپ کو اس قانون کے ماتحت کریں
جو عیسیٰ المسیح کی طرف سے نہیں اور
ہم حضرت عیسیٰ کے اللہ کے پاک کلام کی حیثیت سے
تابع ہونے سے انکار کریں تو ہم روحانی نجاست کی حالت میں
اپنے ہی گناہوں میں گھر کر مر جائیں گے۔

ایمان سے ہم پانی کے نیچے جاتے ہیں
یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہمارے اندر کا پرانا
آدمی مر چکا ہے
اور ہم باطنی لحاظ سے نئے آدمی بن چکے ہیں
یعنی جب اٹھتے ہیں تو نئی تخلیق بن کر زندہ ہوتے ہیں
اور گناہ کا ہماری زندگیوں پر اب کوئی اختیار نہیں ہے
یہ خدا کا باطنی انسان کا ختنہ کرنے کا طریقہ ہے
اور اللہ تعالیٰ سے بہتر بپتسمہ کون کر سکتا ہے؟(۲۴۹)
ہم جو نئے تخلیق کردہ مسلمان ہیں اپنا ایمان
واجبی مذہب پرستوں یا آدمیوں کی روایات سے
حاصل نہیں کرتے۔
غیر تبدیل شدہ آدمی جو نئی تخلیق نہ ہوں
وہ حضرت عیسیٰ کے دوست نہیں
یعنی وہ جو مذہب کی آڑ میں خدا کی تابعداری سے چھپتے ہیں
حضرت عیسیٰ نے فرمایا،

اللہ تعالیٰ کے احکام کو تم پوری طرح رد کرتے ہو
تاکہ اپنی روایات قائم رکھ سکو
جو کوئی بھی عیسیٰؑ اور اس کے خون اور اللہ تعالیٰ کی روح
جو اس نے امت پر انڈیلی، سے شرمسار ہے
۔۔جو کوئی بھی عیسیٰؑ کلام اللہ، اور اسکی روح،
اس خدا کی ابدی روح، سچا خدا، وہ خدا سے شرمسار ہے
جو کوئی بھی ایک واحد سچے خدا جس کی شبیہ
پر ہم خلق ہوئے ہیں یعنی کلام اور روح سے شرمسار ہے
جو کوئی بھی پاک خدا سے شرمسار ہے
تو پاک خدا بھی اس سے شرمسار ہوگا
جب ہم اس کے سامنے ابدی کلام کے ذریعے
عدالت میں کھڑے ہوں گے۔

یہ یاد رکھنا اہم ہے
کہ بائبل کے مطابق عیسیٰؑ المسیح یہ ضابطہ
علامتی طور پر قائم کرتے ہیں
یہ دو قسم کے ہیں: خدا کے نام میں غوطہ
اور عیسیٰؑ کی یادگاری کے لئے شراکتی ضیافت۔
ایک ضابطہ عہد کو جاری کرنے کی نشان دہی کو ظاہر کرتا ہے
اور دوسرا اس کی تجدید کرتا ہے۔
ان دونوں ضابطوں میں سے
پہلی شراکتی ضیافت رازداری میں منائی گئی
ایسا کیوں کیا گیا؟
دشمنوں اور جاسوسوں کی وجہ سے،
جن میں سے ایک (یہوداہ) اس رسم میں
شامل ہونے میں کامیاب ہوگیا۔
گوکہ وہ ایک جھوٹا بھائی اور ایک شیطان تھا
لیکن یہ پیشگوئی پورا ہونے کے لئے ضروری تھا

لہذا جو کوئی بھی یہ کہتا ہے
کہ کوئی قانون خطرناک وقتوں میں
پوشیدہ نہیں رکھا جا سکتا وہ نئے عہد نامہ کو نہیں جانتا۔

استفنس کی شہادت کے بعد
جب ستائے جانے کا خطرناک وقت
شروع ہوا، کس نے حبشہ کے ایک
خوجے کو صبغت اللہ قائم کرتے دیکھا
مگر صرف فلپ، جس نے اسے اس ضابطہ میں
شریک کیا وہی اسکا گواہ تھا۔
شہادت کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے
حضرت عیسیٰؑ نے اپنے شاگردوں کو تلقین کی
کہ سانپ کی طرح ہوشیار اور کبوتر کی مانند بھولے رہو
اور اپنے موتی خطرناک لوگوں کے سامنے نہ ڈالو
کیونکہ وہ مڑ کر انہی شخصی قیمتی معلومات سے تمہیں پھاڑ کھائیں گے۔(۲۵۰)
میرا اخلاقی مسئلہ یہ ہے کہ آیا خدا کی تابعداری
کروں اور صبغت اللہ قائم کروں۔
اس رسم کا ذکر ایسے شخص کے ساتھ نہیں کرنا چاہیے
جو اس کا ترجمہ 'غدار کے عمل' کے طور سے کرتا ہے
خدا کی پاک اشیاء باہر والوں کے لئے نہیں ہیں
ایسے شخص کو سمجھنا ضروری ہے اور نجات کے سامنے
جھکنا ضروری ہے، اس سے پہلے کہ وہ صبغت اللہ
کے بارہ میں سننے کے لئے تیار ہو
جو بعد میں آتا ہے نجات سے پہلے نہیں۔

یسوعؑ نے پلاطوسؔ، ہیرودیسؔ، کائفاؔ کے سامنے
اپنے موتی نہیں پھینکے اور یہ خنزیر اسکی خاموشی پر حیران تھے
وہ جانتا تھا کہ انسان میں کیا ہے، چاہے اسکا دل کھلا ہو

چاہے وہ خطرناک ہو
اُسے کسی کو بتانے کی ضرورت نہ تھی
کہ انسان میں کیا ہے
پس یہ ہمارے صبغت اللہ سے ہی ہو سکتا ہے۔
ہم جو مسیحی مسلم تحریک کے رہنما ہیں
یہوداہ کی طرح کے گواہوں کو صبغت اللہ
اور مسیحی عیدلاضحیٰ کی عبادت کی دعوت نہیں دیتے
جو کہ پولیس لیکر واپس آئیں گے اور ریوڑ کو تباہ کر دیں گے۔

غلط لوگوں کو دور رکھیں
اور ہمارے پاس حفاظت کرنے اور
چھانٹی کرنے کا طریقہ موجود ہے۔
جو کہ ہم یوحنا ۱۲ : ۲ میں دیکھتے ہیں
کہ یسوع نے استعمال کیا۔ صرف ہمدرد
اور بھروسہ مند ایمانداروں، جن کو،
ان کے ذریعے جن کے پاس روحوں کے امتیاز کا پھل موجود ہو،
بڑی احتیاط سے جانا اور پرکھا گیا ہو،
عیدلاضحیٰ کی عبادت میں شامل کر سکتے ہیں۔

اس بارہ میں آپ تنہائی میں اپنے رفاقتی
راہنما کے ساتھ تبادلہ خیال کریں
اور خدا پر بھروسہ رکھیں کہ وہ آپ کی حفاظت کرے گا۔
دعا کریں اور خدا سے امتیاز کا پھل مانگیں
اور وہ آپ کو دکھائیگا کہ کس کو اعتماد میں لیا جا سکتا ہے
شروع میں نئے ایماندار کچھ عرصہ تک
یا تو ہر ایک سے ہی خوفزدہ ہوتے ہیں
یا ہر ایک پر یکدم ہی بھروسہ کر لیتے ہیں
خدا ہی آپ کو دکھائیگا کہ

ان دونوں نقاطِ انتہا سے کیسے بچنا ہے۔
اور اسکا فہم حاصل کرنا ہے
اگر آپ یقین سے مانگیں گے
تو وہ آپ کو جواب دے گا۔ (۲۵۱)
ہمیں مسیحی اجتماع میں صبغت اللہ
کے بارہ میں ہر اک کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے
صرف ان کو جن کو آپ جاننا چاہتے ہیں۔
راہنما اگر وہ خدا کا بندہ ہے یہ قائم کر سکتا ہے
اور اس کے علاوہ آپ کو کسی گواہ کی ضرورت نہیں۔
تاہم یہ قانون آپ کو رسمی طور پر
مسیح کے بدن میں داخل کرتا ہے
اس لئے اس رسم میں اور اس رفاقت میں
جہاں اس کا کلام صحیح طریقے سے پڑھایا جاتا ہے
کوئی رابطہ ہونا چاہیے
وہاں جہاں یہ قوانین قائم کئے جاتے ہیں
اور جہاں نظم وضبط درست طریقے سے قائم ہے۔

صبغت اللہ کی عبادت کی تشریح

شاید آپ کلمۃ اللہ اسلام
کے بارہ میں کچھ نہیں جانتے
اور صرف چند نئے خلق شدہ (خلقِ جدید) مسلمانوں کو جانتے ہیں۔
آپ نے شاید کبھی بھی صبغت اللہ کی رسم ادا ہوتے نہ دیکھی ہو
ذرا سوچیں
کہ چند مسلمان اپنے امام کے ساتھ ہیں۔
امام وہ ہے جو انکی نماز میں راہنمائی کرتا ہے
اور انکا روحانی پیشوا ہے جو انکو صراطِ مستقیم پر رکھتا ہے
امام جائے اجتماع کا ایک بزرگ ہوتا ہے،
ایک نگران یا ایک معتبر شخص ہوتا ہے۔

اب ان مسلمانوں کے بارہ میں تصور کریں
یعنی یہ کہ امام اور صبغت اللہ کا امیدوار
چاہے وہ اس رسم میں شریک ہونے کا واحد امیدوار ہو
یا اسکے ساتھ دوسرے بھی ہوں
کسی بھی صورت میں رسم وہی رہتی ہے۔(۲۵۲)
چاہے یہاں پر گواہ موجود ہوں یا نہ۔
امام کی گواہی ہی کافی ہے
یقیناً یہاں پر کوئی ایسا شخص موجود ہونا نہیں چاہیے
جو آخر میں یہوداہ بن کر نکلے اور حاکمین کو
یہ معلومات پہنچائے۔
خطرے کے وقت یہ رسم ویسی ہی پوشیدگی میں ہو سکتی ہے
جیسے اسی طرح کے وقتوں میں آخری فسح منائی گئی۔
کیونکہ اس رات عیسیٰ المسیح تمام بدکاروں کی نگاہوں سے،
اپنے چھوٹے سے ریوڑ یعنی بارہ شاگردوں کے ہمراہ چھپا ہُوا تھے
کوئی بھی جو انکو نقصان پہنچا سکتا تھا یہ علم نہ رکھتا تھا
کہ یہ رسم کہاں ادا ہو رہی تھی اور اس میں کون کون شامل تھا
ایک گھر کے بھیدی، یہوداہ نے اس رسم کی جائے وقوع
کے بارہ میں حضرت عیسیٰ کے دشمنوں کو معلومات فراہم کیں

جو آدمی حضرت عیسیٰ کے ساتھ موجود تھے
انہوں نے اسکی حفاظتی تدابیر کا کو سراہا
پھر بھی اسکے حواریوں میں سے ایک جس کے بارے میں
یوحنا مکاشفہ ۲۱ : ۸ میں فرماتے ہیں کہ ایسے بزدل خود کو
آگ کی جھیل میں پائیں گے۔
یہوداہ پوشیدہ رسم کو چھوڑ کر چلا گیا
وہ اس سے زیادہ اس میں ملوث ہونا نہ چاہتا تھا
کیونکہ وہ ایک بزدل تھا
اسے اس بات کا ڈر تھا کہ یسوع (اور وہ خود) مارے جائیں گے۔

اسلئے یسوعؑ کے بارے میں حاکمین کو بتا کر
اس نے اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔
"لیکن جو اپنی جان بچائے گا وہ اسے کھودے گا
اور جو کوئی اپنی جان کھوئے گا
(یعنی مکمل طور پر عیسیٰؑ کی نگرانی میں دے گا)
وہ اسے ابد تک کے لئے پا لے گا۔" (مرقس ۸ : ۳۵)
تاہم ایک مسلمان امیدوار یا بہت سے امیدواروں
نے اس قیمت کا جائزہ اچھی طرح لے لیا ہے
جب وہ اپنے امام سے اک تنہا جگہ پر صبغت الله
کی رسم ادا کرنے کو جاتے ہیں۔
رومیوں ۶ : ۴ میں لکھا ہے کہ ہم اسکے ساتھ صبغت الله
میں دفن ہوتے ہیں۔
اب سب جانتے ہیں کہ جب کسی مسلمان کو دفنانا ہو
تو پہلے اسکے جسم کو ایک خاص طریقہ سے دھویا جاتا ہے
جسے غسل کہتے ہیں
اس غسل میں ہر قسم کی غلاظت کو جسم سے دھو دیا جاتا ہے
اور پانی کا کام ہے کہ جسم اور بالوں کے ہر حصّے کو تر کرے
میت کی رسمی طہارت کو غسل کہتے ہیں
اور یہ یقیناً جسم کی تکفین و تدفین کی تیاری کا حصّہ ہے
ایک مُردہ انسان اب گناہ نہیں کر سکتا
اس کا جسم گناہ کرنا ختم کر دیتا ہے
اور آخری مرتبہ دھویا جاتا ہے
اور یہی نقطہ رومیوں ۶ باب میں پیش کیا گیا ہے
جہاں تک شیطانی دور کا تعلق ہے
اس کے لحاظ سے ہم اپنے جسموں کو مُردہ قرار دیتے ہیں
اور ہم اپنی شناخت حضرت عیسیٰؑ کے بدن سے کرتے ہیں
جو مارا گیا، لہٰذا خدا کے فضل سے (اپنی کسی خوبی کے باعث نہیں)
ہمارے جسم بھی اس موت میں داخل ہوتے ہیں

اور اس گنہگار دنیا میں شیطان کی خدمت کرنا ختم کرتے ہیں
اس اقتباس میں بحث پر غور کریں : ' پھر ہم کیا کہیں
کیا ہم گناہ کرتے رہیں تا کہ زیادہ فضل ہو
خدا نہ کرے ! ہم جو گناہ کے اعتبار سے مُردہ ہیں
اس میں کیسے زندہ رہ سکتے ہیں ؟ '
کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم سے بہتیر لوگ صبغت اللہ
کے ذریعے عیسیٰ المسیح کی اطاعت میں آئے
اور اسکی موت میں بپتسمہ لیا ؟
تاہم ہم غوطے کی تدفین کے ذریعے
اس کے ساتھ دفن ہوئے ہیں
تا کہ المسیح کی طرح ہی اللہ تعالیٰ کے جلال سے
مُردوں میں سے جلائے جائیں
اور ہم بھی زندگی کے نئے پن میں چلیں ۔'

جب حضرت عیسیٰ اپنے ہی صبغت اللہ میں دفن کئے گئے
تو اپنی شناخت گنہگار انسان کے ساتھ ملا رہے تھے
اللہ تعالیٰ وحدت الوجود ہے
اور وہ اللہ تعالیٰ کا بے نظیر ہے اور اسکی
راستبازی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
اور وہ اسکا ابدی کلام ہے جو زندوں اور
مُردوں کی عدالت کرنے پھر آئیگا ۔
حالانکہ جب وہ دریائے یردن پر پانیوں پر چلا
تو ایسا لگا جیسے تمام آدمیوں کی عدالت کرنے والا
قیدیوں کا لباس پہنے ہوئے تھا اور اس عمل کو
شروع کرنے والا تھا جس کے ذریعہ کسی اور
کی جگہ لینے کو تھا یعنی جہنم رسید نسلِ انسانی کی ۔
وہی واحد اللہ تعالیٰ ہے
کیونکہ اس کا کوئی انسانی باپ نہیں ہے

اس میں ہمارے گناہ کی طرف
مائل باپوں کی رغبت موجود نہیں ہے
کیونکہ وہی اکیلا تمام انسانیت کے
برعکس خدا تعالیٰ کا کلام ہے
دوسرے نبیوں نے خدا کا کلام سنا
لیکن وہ اکیلا خدا کا کلام ہُوا
اور خدا کے کلام کی حیثیت سے
وہ عدالت کا کلام ٹھہرا
تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم عدل میں
اپنے عدالت کے کلام ہی کو بھیجا
کہ ہماری جگہ لے
اور رحم میں ہمارا نعم البدل بنے۔
لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم رحم میں
ہمارے عوض جو گناہگار ہیں،
کہ ہم قید کئے جائیں،
عدالت میں لائے جائیں،
سزا پائیں،
اور مارے جائیں،
اور موت میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہوں،
اور جہنم میں اتریں،
۔۔اسکی بجائے۔۔
عدالت کے رحمدل کلام نے ہماری جگہ لے لی
وہ جو بے قصور تھا اور پاک تھا اور عدالت کا سزاوار نہ تھا،
ہماری سزا کا تمام بوجھ اپنے اوپر لے لیا۔
وہ ہماری جگہ قید ہُوا،
ہماری جگہ عدالت میں لایا گیا،
ہماری جگہ سزاوار ٹھہرا،
ہماری جگہ دار پر کھینچا گیا،

ہماری جگہ مارا گیا،
ہمارے عوض اللہ تعالیٰ سے الگ کیا گیا،
اور ہماری خاطر عالم ارواح میں اترا۔

یہی حضرت عیسیٰ کا مطلب تھا
جب اس نے یحییٰ سے اس دن بات کی
جس دن یحییٰ اولادِ ابراہیم کو بلا رہا تھا
کہ دنیا کے عادل یعنی مسیح،
جو اس منظر پر وارد ہونے کو تھا،
کی تیاری میں صبغت الله کی اطاعت کریں۔
یحییٰ حضرت عیسیٰ کا پیشرو تھا
اس نے گناہ آلود اور زناکار دنیا کو توبہ کرنے کی منادی کی
اس نے ہر ایک پر فتویٰ لگایا کہ وہ اللہ کے سامنے ناپاک ہیں
یہانتک کہ نہایت مذہبی لوگوں پر بھی
اس نے توبہ کے غسل (جسم کا مکمل رسوماتی وضو)
کی منادی کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ سب اللہ تعالیٰ
کے سامنے صبغت الله کے ذریعہ جھکیں۔
ایک پاکباز شخص جو اتنا مغرور ہے
کہ اپنے دل کی نجاست کو تسلیم نہیں کرتا
وہ یحییٰ کے ذریعہ اللہ کے کلام کے تابع نہ ہوگا
آج کے خود ساختہ مذہبی لوگ
یعنی فریسیوں کے مُلّا
اس غسل کی اطاعت نہیں کرتے
وہ اپنے آپ کو اپنے مذہبی علم میں
اور اپنے اچھے مذہبی کاموں کے لئے
لوگوں کی تعریف میں بہت محفوظ سمجھتے ہیں
اور وہ اس تعریف کی تلاش میں نہیں ہیں
جو صرف خدا کی طرف سے آتی ہے۔

یحییٰ نے تمام مذہبی ادارے کو،
اس دن کے لئے خبردار کیا
جس دن ایسے مذہبی ریاکار سانپوں کو
مسیح الحاکم ابدی آگ میں ڈالے گا۔
جب یحییٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف آتے دیکھا
کہ اس کے ذریعہ صبغت الله لے
تو یحییٰ نے کہا زیادہ بہتر ہوتا کہ میں عیسیٰؑ سے
بپتسمہ لیتا۔ یحییٰ جانتا تھا کہ گو وہ ایک نبی تھا
تو بھی اُس کے اندر گناہگار فطرت موجود تھی
جیسا کہ گناہ کی رغبت رکھنے والے ہر بچے میں
موجود ہوتی ہے جو گناہگار ماں باپ سے پیدا ہو۔
لیکن حضرت عیسیٰؑ تو خود کلام اللہ تھے
اور کلام اللہ میں کوئی گناہ ہو نہیں سکتا۔
پھر بھی حضرت عیسیٰؑ نے یحییٰ کو یوں جواب دیا:
'اب ایسا ہونے دے
تا کہ ہم تمام راستبازی کو
پورا کرنے والے بنیں۔'
ادھر حضرت عیسیٰؑ کا مطلب یہ تھا
کہ گناہگار راستباز ٹھہرائے جائیں
اور راستبازی مکمل کی جائے
اگر اللہ تعالیٰ کا راستباز کلام
شخصی طور سے دکھ اٹھائے
اور گناہگاروں کے واسطے موت گوارہ کرے
صرف اس طرح ہی گناہگار موت میں
اور توبہ میں اور گناہ کے اعتبار سے مر کر
ہی سچی پاک زندگی میں نئی روحانی پیدائش
کے ذریعہ سے زندہ ہو سکتے ہیں۔
صرف ہماری عدالت کا راستباز کلام

ہی ہمارا نعم البدل بن سکتا ہے۔
وہی صرف کلام اللہ ہے
اس لئے صرف وہ ہی اس لائق ہے
کہ ہمارا معاوضہ ادا کرے
اور ہمارے گناہوں کی یہ قیمت
اس نے اپنی موت سے ادا کی۔
اس نے ایک انصاف اور رحم پر مبنی
تبادلہ کیا: ایسی موت گوارہ کی جسکا وہ حقدار نہ تھا
ہمارے گناہوں کے عوض ہم موت کے حقداروں کو یہ تحفہ دیا
کہ ہم ابدی زندگی پائیں جسکے ہم مستحق نہ تھے۔

یہ تمام باتیں اپنے صبغت الله کے وقت
حضرت عیسٰیؑ واضح طور سے جانتے تھے
جس کی بعد میں اپنے شاگردوں کے ساتھ
القدس میں اپنی موت کے بارے میں
پوشیدہ اشاروں سے پیشگوئی کر کے توضیح کی۔
"اور مجھے بپتسمہ لینا ہے
(یہ اشارہ آنیوالے دکھوں میں مکمل ڈوب جانیکی طرف تھا)
اور جب تک نہ ہولے میں بہت تنگ رہونگا" (لوقا ۲۰ : ۵۰)
تصور کریں کہ ایک امام اور جدید خلق شدہ مسلمان ایک ویران جگہ
'ایسی جگہ جہاں آخری فسح منائی گئی' پانی کی طرف بڑھ رہے ہوں
ذرا سوچیں یہ لمحہ کتنی خوشی کا ہو سکتا ہے
لیکن اس وقت نہایت سنجیدگی کا بھی،
کیونکہ ہم موت میں داخل ہوئے بغیر کلام اللہ کی
نئی تخلیقی زندگی میں داخل نہیں ہو سکتے
تصور کریں اس امام کو اور نئے خلق شدہ مسلمان کو
کہ وہ سفید کپڑوں میں ملبوس ہیں اور یہ سفید کپڑے
اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کرنے والے کے جسم پر

کفن کی چادر کی نمائندگی کرتے ہیں
تاہم حاجیوں کے نئی تخلیق میں شامل ہونے
کے لباس کی بھی نمائندگی کرتے ہیں
حضرت عیسیٰؑ بذاتِ خود ہماری زیارت کا عنوان ہیں
جیسا کہ انہوں نے کہا: "راہ، حق اور زندگی میں ہوں۔"

وہ اللہ کے گھر کے مکین ہیں
وہ گھر نہیں جو ہاتھوں سے بنایا جائے
بلکہ وہ جو پاک روح سے بنے جس کے ذریعے
تمام سچے مومنین کو وہ نئی تخلیق بناتا ہے
ہمیں ان کے جسم یعنی اللہ کے گھر کا امتیاز کرنا چاہیے
جہاں پر پُراسرار روح قیام پذیر ہے۔
ہمیں یسوعؑ کا بھی امتیاز کرنا چاہیے جب ہم
ایمانداروں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں

ہم ایک حج پر روانہ ہونے کو ہیں
اور صبغت اللہ اس سفر کا آغاز ہے
کلام اللہ کا ہم سے مطالبہ ہے
کہ یہ ہماری تابعداری کا پہلا عمل ہو۔
پس ہم اپنا حج کیسے شروع کر سکتے ہیں
اگر ہم نے اس کے پہلے حکم کی تابعداری نہیں کی؟
آپ نے یہ کہاوت تو سنی ہی ہو گی: "میرے پروردگار
نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے
اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو" (۲۵۴)
آپ نے یہ بھی سنا ہو گا کہ خدا نے آدم کی اولاد کو
"بدن کو ڈھانکنے کے لئے
پرہیزگاری کا لباس عطا کیا ہے" (۲۵۵)
کیونکہ خدا کے انصاف کا تقاضہ ہے

کہ گناہگار سزا کے بغیر نہ رہیں
اور کیونکہ اس نے اپنے رحم میں
ہمیں ایسا وسیلہ عطا کیا ہے
کہ ہم اپنی شرم کو چھپا سکیں،
ہم جو نئے تخلیق شدہ مسلمان ہیں
حضرت عیسیٰؑ کو اپنے راستبازی کے
لباس کے طور پر اوڑھ لیتے ہیں
جب ہم پانی سے اٹھتے ہیں
کہ اپنی زیارت کا آغاز کر سکیں
یعنی اس سفر کا جو ہمیں اللہ کی شبیہ پر تبدیل کرتا ہے۔
جو اپنے تمام تر جلال میں خدا کی روح سے حاصل ہوتی ہے (۲۵۷)
قران میں لکھا گیا ہے کہ: "مُشرک تو پلید ہیں۔"(۲۵۸)
لیکن سچے مسلمان بننے کے لئے
مذہب یا پانی کے وضو سے کچھ زیادہ ہی درکار ہو گا
کیونکہ بہت سے جو کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں
درحقیقت وہ دل کے مشرک ہیں اور پیالہ کے باہر والے حصے
سے صاف نظر آتے ہیں لیکن اندر ہر قسم کی ریاکاری سے لبریز ہیں۔
صرف اندر کی نئی پیدائش کی طہارت ہی باطنی مشرک غلاظت کو
دُور کر کے ایک سچا روحانی اطاعت گذار بنا سکتی ہے
حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ جہاں دو یا تین اسکے
نام میں اکٹھے ہونگے وہ ان کے درمیان موجود
ہوں گے اور الٰہی طریقے سے ہم کلام ہوں گے۔
یہ کلام زیادہ تر مسلمان سنتے تو ہیں لیکن سمجھتے نہیں
"اور ہم نے ان کو (موسیٰ) طُور کی دائیں طرف پکارا
اور باتیں کرنے کیلئے نزدیک بلایا۔" (۲۵۹)
بدقسمتی سے یہ وہ کلام ہے جو زیادہ تر سمجھا نہیں جاتا
یہ اپنے اندر اتصال کا خیال پیش کرتا ہے
جب ہم صوفیانہ گفتگو میں ملوث ہوتے ہیں

تو گویا ہم اتصال میں ملوث ہوتے ہیں
ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کے لئے
رابطہ قائم کرتے ہیں
آخری فسح کی بالائی منزل میں
یسوؔداہ نے سب کے ساتھ روٹی توڑی
لیکن اس روٹی کا نوالہ اس کے گناہگار منہ میں تبدیل نہ ہُوا۔
اسی طرح صبغت اللہ کے پانی میں کوئی قدرت نہیں ہے
اور نہ ہی نئ تخلیق کی عیدلاضحیٰ کی روٹی میں۔
قدرت تو اتصال میں موجود ہے،
اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان گفتگو میں،
اور اللہ کے ساتھ صوفیانہ رابطے میں موجود ہے۔
اس کلام میں ایک اور معنی بھی پوشیدہ ہیں
جس کا تعلق رفاقت اور بھائی چارہ سے ہے
ایماندار دوسرے شریک ہونے والوں کے ساتھ
خدا کی فضل کی خوشخبری میں
ایک دوستی کا ناطہ محسوس کرتے ہیں۔
یہ ایک روحانی رفاقت ہے
اب، وہ لوگ جو فوج میں ہوتے ہیں
اپنے درمیان ایک ربط اور ہم آہنگی کو محسوس کر سکتے ہیں
گروہی ہم آہنگی کی روح کوئی ایسی چیز نہیں
جس کے بارے میں ہم نے
کسی ادارے میں، جماعت میں،
مذاہب میں یا کسی اور طرح سے
نہ سُن رکھا ہو
تاہم ابدی روح میں رفاقت، کلام اللہ کی رفاقت ہے
اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے غم وخوشیوں،
نظریات اور فتوحات کا تجربہ کریں۔
یسوؔداہ نے مالک کی ضیافت کی روٹی کا اور

صبغت اللہ کے پانی کا تجربہ تو کیا
لیکن اسے رفاقت کا تجربہ نہ ہُوا
یہوداؔہ کو تمام شاگردوں کی طرح
صبغت اللہ کا تجربہ بھی ہُوا
لیکن دوستی کا تجربہ نہ ہُوا

ادھر ہم روحانی علم کے بارہ میں بات کر رہے ہیں
رابطہ (کینونیہ) کوئی فِقہ نہیں ہے اور نہ ہی ذہانت یا قانونی دماغ
یہ کوئی عارف نہیں جو سمجھے کہ اسے غیب کا علم ہے
یا کچھ یہ سوچتے ہوں کہ اپنے تجربے اور نظریات کی بنا پر
خدا کو سمجھ سکتے ہیں اور وہ بھی کسی قسم کی، حضرت عیسیٰؑ
کی معرفت، نئی پیدائش کے بغیر۔
کینونیہ نئی پیدائش کا علم ہے
جو صرف خدا کے نئے تخلیق شدہ بچوں کو حاصل ہے
جو ابدی روح کی طاقت سے 'ابا، باپ' پکارتے ہیں
اور جو خدا کو اسکے کلام حضرت عیسیٰؑ کے ذریعے
اک نئی قربت میں جانتے ہیں
جو نئی پیدائش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

احمد کی سچی کہانی

وہ خفیہ رسم جس کا یہوداؔہ
حصہ دار بننے سے کتراتا تھا
آخری فسح کہلاتی ہے
لیکن ہم اسے حج اور عہد اور حضرت ابراہیمؑ
اور اسکے وارث کی قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی
اطاعت سے گہرے تعلق کی بنا پر عیدالاضحیٰ عیسویہ کہیں گے

لیکن یہوداہ کتنا احمق تھا!
اسکو تو اس خطرناک دنیا میں تھوڑے
عرصہ کے بعد ویسے بھی مرنا ہی تھا
کاش وہ اس خفیہ رسم میں بھرپور حصہ لیتا،
نہ کہ اس سے بزدلانہ کنارہ کشی،
اور اپنی اس فانی زندگی کا بقیہ عرصہ
حضرت عیسیٰؑ کا دلیر گواہ بن کر گذارتا۔
اب وہ ابدیت کا وقت جہنم کے عذاب میں گذاریگا
اس نے کیا بچایا؟
کیا بزدلی سے اس نے اپنی زندگی بچالی؟
خدانخواستہ! ہمارے مسلمان بھائیوں میں سے کوئی بھی
حضرت عیسیٰؑ یعنی کلام اللہ کو قبول کرنے سے انکار کرے
کیونکہ وہ صبغت اللہ کے ذریعے اس کے احکام
کے تابع ہونے سے ڈرتے ہیں
اب سے ان لامحدود ادوار میں
جب وہ لاانتہا اذیت میں تڑپیں گے
تو وہ اپنی بزدلانہ غلطی کے لئے
ہمیشہ تک شرمندہ رہیں گے۔ (۲۶۰)
یہ احمد کی گواہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل عطا کیا
اور وہ بزدل نہ رہا
یہ ایک سچی گواہی ہے اور
اسکے اپنے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

احمد اپنی کہانی بیان کرتا ہے

میں ۱۸ سال کی عمر تک جب تک میں گھر میں رہا،
اک مسلمان کی حیثیت سے

ایک راسخ الاعتقاد اسلامی گھر میں پالا گیا۔
بعد ازاں ایک بالغ کی حیثیت سے
میں نے یسوعؑ کی بابت جاننا شروع کیا۔
قرانِ پاک کے مطابق میں یقین رکھتا تھا
کہ یسوعؑ خدا کے نبیوں میں سے ایک ہے
جیسے جیسے وقت گذرتا گیا، میں زیادہ سے زیادہ
اس کے بارہ میں سنتا گیا کہ کیسے وہ کُل انسانیت
کے لئے مُوا تا کہ انسانوں کو گناہ، بیماری، اور
ہر قسم کی اسیری سے نجات دلا سکے
ایسا سننے سے قبل میں ہمیشہ بیماری اور تکلیف
کے بارے میں سوچتا تھا کہ خدا کیوں اتنے زیادہ
لوگوں کو کمسنی میں لے جاتا ہے یا ان پر بیماری لاتا ہے
اگر انسان خدا کا شاہکار ہے، تو میں ہمیشہ سوچتا تھا
کہ کس قسم کا خالق اپنے شہ پارے کو تخلیق کرنے کے بعد
زوال کی طرف گامزن دیکھے اور اسکے لئے کچھ نہ کرے۔
میں ہمیشہ اپنے آپ سے کہتا تھا، ' اے خدا میں تجھ سے
پیار کرتا ہوں اور مجھے تیری ستائش کرنے کے لئے
پروان چڑھایا گیا ہے، لیکن میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے
میں کچھ نہیں جانتا۔' یہ عمل تین سال تک جاری رہا

جنوری ۱۹۸۲ میں مَیں نے اپنا کاروبار شروع کیا
دو مہینے کے بعد مَیں نے اور میری اہلیہ نے یہ فیصلہ کیا
کہ ہم بیٹھیں گے اور بائبل پڑھیں گے اور خود جاننے
کی کوشش کریں گے کہ عیسیٰؑ کون ہے اور اس نے
انسانیت کے لئے کیا کیا ہے؟ جیسے جیسے ہم بائبل پڑھتے رہے
تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سب کچھ ویسا ہی سچ نکلا
جیسا کہ مجھے بتایا گیا تھا۔ ہم نے کئی ہفتوں تک بائبل
پڑھنا جاری رکھا اور ساتھ ساتھ ہم بائبل کی تعلیمی

کیسٹوں کو بھی سنتے رہے۔
میں نے خود یوحنا ۳ : ۳ میں خدا کا کلام پڑھا
جہاں لکھا ہے : "میں تجھ سے سچ کہتا ہوں
کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو
وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔"
حضرت عیسیٰ یہاں پر محض یہ کہہ رہے ہیں
کہ ہم گوشت اور خون سے تو پیدا ہُوئے ہی ہیں
لیکن اگر ہم عیسیٰ المسیح کی روح سے پیدا نہ ہوں
اور خدا کو شخصی طور سے نہ جانیں تو ہم خدا کی
بادشاہی نہ دیکھیں گے۔

رومیوں ۱۰ باب نے مجھے اور میری اہلیہ کو جھنجھوڑا
جہاں پر یہ لکھا ہے : " اگر تو اپنی زبان سے یسوعؔ کے
خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے
کہ خدا نے اسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائیگا۔"
اسی لمحہ مجھے اور میری اہلیہ کو معلوم ہوگیا
کہ ہمارے دلوں میں ایک تبدیلی رونما ہو رہی ہے
اس سے پہلے اپنی گنہگار فطرت کو تبدیل کرنے کا
کوئی راستہ مجھے نظر نہیں آتا تھا کہ میں خدا کے
سامنے مذہبی آڑ اور انسانی کوشش کے بغیر
کس طرح قابلِ قبول ہو سکتا ہوں اور کیونکر
اس کے ساتھ صحیح تعلق استوار کر سکتا ہوں۔
میں جانتا تھا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہو رہا ہے
لیکن میں انتشار کا شکار تھا۔

پھر ایسا لگا کہ جیسے خدا میرے دل سے بات کر رہا ہے
اور کہہ رہا ہے، " تو کسی بھی چیز کو رد نہیں کر رہا ہے
تو تو میرے کلام کے نام یعنی عیسیٰ المسیح میں یقین کر رہا ہے

جس کو میں نے دنیا میں اس لئے بھیجا
کہ دنیا کو گناہوں سے نجات دلائے
میں نے ایسا اس لئے کیا کہ میں انسانوں سے،
جن کو میں خلق کیا ہے، پیار کرتا ہوں۔

اسی وقت میں نے اور میری اہلیہ نے تہیہ کیا
کہ ہم اس پر ایمان لائیں گے۔
اور اسی وقت میں نے اپنے پورے جسم کو
خدا کے لئے مسرور ہونے کی کیفیت کی گرفت میں پایا۔
جب مجھے اس بات کا احساس ہُوا کہ میرے گناہوں کی
پاداش میں اور مجھے بیماریوں سے رہائی دلانے کے لئے
حضرت عیسیٰؑ کو گڑھے میں اترنا پڑا۔
پھر ہم نے متواتر بائبل پڑھنی شروع کر دی
اور تعلیم دینے والی کیسٹوں کو سننا شروع کیا
اور خدا کے کلام کا نہ صرف پڑھنا اور سننا
بلکہ یہ فیصلہ کرنا کہ خدا کے کلام کو اس طرح
بروئے کار لائیں گے جیسا کہ اس نے کہا ہے
اور کلام کے مطابق جیئیں گے تاکہ ہم وہ کچھ
حاصل کریں اور اسی طریقہ سے حاصل کریں
جس طریقہ سے خدا نے ہمیں دینے کا قصد کیا ہے۔

پھر بہت ہی خوشگوار واقعات رونما ہونے لگے
حضرت عیسیٰؑ کے نام سے دعا کرنے اور یہ یقین کرنے
سے کہ خدا کی شفا ہمارے لئے ہے، اس کے بعد
میری اہلیہ کو اس کے گردوں کی تکلیف، سوزش
اور پاؤں کی تکالیف سے نجات ملی۔

جوں جوں ہم بائبل پڑھتے رہے

ہم حقیقت میں خدا کے قریب تر آتے گئے
اور ہم نے جواب حاصل کر کے اور وعدوں
کو پا کر خدا کے کلام کے پورا ہونے کا مطالبہ کیا
اور اپنے مسائل پر قابو پانا سیکھا۔
اسی سبب سے ہمارے جسموں اور ہمارے
کاروبار کو خدا نے برکتوں سے مالا مال کیا ہے۔
اور یہی نہیں بلکہ اسکے کلام کا مطالعہ کرنے کے باعث
اس نے ہمیں دھو ڈالا کہ بحث و تکرار اور خود غرضانہ
طور طریقوں کی جگہ ہمارا گھر اطمینان اور محبت کا گہوارہ بن گیا۔

بائبل فرماتی ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو
ہماری مخلصی، پاکیزگی، راستبازی، اور دانائی بنا کر بھیجا۔
جب آپ جانتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے یہ سب کچھ ہے،
تو آپ کو نہ صرف اس کے اطمینان اور نجات کا یقین ہی ہوتا ہے،
آپ ان سب چیزوں پر بھی غالب آتے ہیں جن کا آپکو سامنا ہو۔
مثال کے طور پر میرے مسلمان دوست محمدؐ کا حال ہی میں
دماغ کا آپریشن ہُوا ہے اور اسکے دماغ میں موجود کینسر کی
رسولی کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ وہ مر رہا تھا اور بہت غمزدہ
اور خوفزدہ تھا۔ وہ مرنا نہیں چاہتا تھا اور سوچتا تھا
کہ خدا کبھی بھی اسکی زندگی ۳۲ سال کی عمر میں لینا
نہ چاہے گا۔ جب پہلی دفعہ اتفاقاً میں اسے ملا تو اس
نے مجھے بتایا کہ وہ مر رہا ہے اور نہایت غمزدہ ہے۔
میں نے اسکی طرف دیکھا اور کہا: ' یسوع آپ کو
شفا دے سکتا ہے۔' اسکا ردعمل یہ تھا ۔' وہ
کون ہے؟'

کچھ عرصہ بعد ہم اکٹھے ہُوئے اور میں نے خدا کا کلام
اسکے ساتھ پڑھا اور میں نے اس کو بتایا کہ یسوعؑ اس

کے لئے مُوا یعنی حضرت عیسیٰ کو
اس لئے اس دنیا میں اسکی خاطر بھیجا گیا تاکہ وہ
دنیا کو آزاد کرے۔ خدا تمام لوگوں کو حضرت عیسیٰ
کے ذریعے اپنی جانب بلاتا ہے اور یہ کہ ہم اس کے
نام کا یقین کریں تو ہم ہر قسم کے امتحان جس سے ہم
گذرتے ہیں مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

محمتؔ اس لمحہ کوئی فیصلہ نہ کرپایا۔ وہ ایک مسلمان
گھرانے میں پلا بڑھا تھا اور خدا کے کلام کو جذب
ہونے میں کچھ وقت لگا۔ لیکن جوں جوں ہم کلام
پڑھتے رہے محمتؔ نے اپنے اندر یہ محسوس کرنا
شروع کیا کہ جو کلام میں اسے پڑھا رہا تھا وہی
خدا کا سچا کلام ہے۔ اب وہ یقین کرنے لگا کہ
کسی نہ کسی طرح سچائی اسے آزاد کریگی۔
بلآخر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو
اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کریگا تاکہ
حضرت عیسیٰ جو کلام اللہ ہے اس کے دل
پر حکمران ہو۔ اور اس نے ایسا کیا۔ کچھ ہفتوں
بعد جب ڈاکٹروں نے اسکا معائنہ کیا تو وہ مکمل
طور سے شفا پا چکا تھا۔ (۲۶۱)

معجزانہ طور سے ایسا شفایاب ہُوا کہ کینسر کا
نام و نشان بھی باقی نہ رہا اب محمتؔ نہایت
خوش تھا اور اسکا چہرہ خوشی سے اور جلال سے،
جو صرف خدا کو جاننے کے بعد حاصل ہوتا ہے،
چمک رہا تھا۔ جب میں پھر اسے اتفاقاً ملا تو اسکے
پاس خدا کی تعریف کے علاوہ اور کوئی بات ہی نہ تھی۔
اور یہ کہ کلام یعنی حضرت عیسیٰ کس قدر قابل ستائش ہے

اور اسکو یسوع کے نام پر یقین کرنے سے
کس طرح آزادی ملی ہے۔

میں حال ہی میں صبغت الله کے تابع ہو کر
اور اس کے حکم کے مطابق غوطہ لیکر،
خدا کے اطاعت گذاروں میں شامل ہوا ہوں۔
یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ میری پرانی زندگی
جو کہ خدا کے بغیر تھی وہ پانی میں دفن کردی گئے ہے
اور نئی زندگی (جسکا ماخذ خدا ہے) پانی میں سے اسکے
ساتھ اٹھائی گئی ہے اور میں ایک نیا انسان، نئی تخلیق
اور نیا خلق شدہ مسلمان بنا ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا
کی اس بات میں تائید کی ہے اور صبغت الله حاصل کیا
ہے اب میں خود کو خدا کے اور اسکے کلام کے بہت
نزدیک پاتا ہوں۔ صبغت الله (خدا کا بپتسمہ) عیسیٰ
المسیح کی موت اور جی اٹھنے کی ایک سادہ سی یادگاری ہے۔
جب بھی میں اس دن اور اس سادہ سے عمل کو یاد کرتا ہوں
تو میں یاد کرتا ہوں کہ میں ہر قسم کے شکنجوں سے آزاد
کیا گیا ہوں اور اس دنیا کی تمام کی کمزوریوں پر عیسیٰ المسیح
کی طاقت سے قابو پایا ہے۔ میری دعا ہے کہ محمت کی طرح
دوسرے مسلمان بھی حضرت عیسیٰ کو کلام اللہ کی حیثیت سے
قبول کریں تا کہ وہ بھی انمول خوشی اور دنیا پر قابو پانے والی
طاقت حاصل کریں۔ آمین۔

دیر کس بات کی؟

"جب خدا سے عہد واثق کرو تو اسے پورا کرو"۔ (۲۶۲)

"خداوند تیرا خدا تجھ سے اسکے سوا
اور کیا چاہتا ہے کہ تو خداوند اپنے
خدا کا خوف مانے اور اس کی سب راہوں
پر چلے اور اس سے محبت رکھے اور
اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے
خداوند اپنے خدا کی بندگی کرے۔" (۲۶۳)
"دیکھ میں نے آج کے دن زندگی اور بھلائی
کو اور موت اور برائی کو تیرے آگے رکھا ہے۔" (۲۶۴)
زندگی کا چناؤ کرو!

"پر اگر تیرا دل برگشتہ ہو جائے
اور تو نہ سنے
بلکہ گمراہ ہو کر
اور معبودوں کی پرستش
اور عبادت کرنے لگے
تو آج کے دن میں جتا دیتا ہوں
کہ تم ضرور فنا ہو جاؤ گے۔
اور اس ملک میں جس پر قبضہ کرنے
کو یردن پار جا رہا ہے عمر دراز نہ ہو گی۔"(۲۶۵)

"خداوند اپنے خدا سے
اپنے سارے دل
اپنی ساری جان
اور اپنی ساری عقل
سے محبت رکھ۔
بڑا اور پہلا حکم یہی ہے
اور دوسرا اسکی مانند یہ ہے
کہ اپنے پڑوسی سے اپنے

برابر محبت رکھ۔
انہی دو حکموں پر
تمام توریت اور
انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے۔' (۲٦٦)
یہ کہا جاتا ہے کہ وہ جو صبغت الله کے
تابع ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں
'رسولوں سے تعلیم پانے میں مشغول رہتے'
(نئے اور پرانے عہد ناموں کا بے خطا
کلام جس پر جانفشاں کاتبین نے اس طرح
کام کیا کہ کوئی تبدیلی یا تحریف اس میں
داخل نہ ہونے دی۔) اور اس رفاقت میں
(ایک ایسا معاشرہ جس میں پرستش، باہم خدمت،
شراکت اور بھائی چارہ کی روح سے
ایک دوسرے کا روحانی استفادہ کریں۔)
روٹی توڑنے میں (مسیحی عیدلاضحیٰ کے
ذریعے آخری حج کی ضیافت میں حضرت عیسیٰ
یعنی کلام اللہ کو یاد کرنا) اور دعاوں میں (ایک
دعائیہ مجلس دعا اور روزے کے ذریعے جس کی بابت
ایمانداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انہیں نظرانداز نہ کریں۔' (۲٦٧)
مشغول رہتے ہیں

یہی حضرت عیسیٰ کے احکام ہیں۔
اور جو صبغت الله قائم کر کے خدا کے عہد
میں اسکے حکموں کے تابع ہوئے ہیں کیونکہ
وہی ہے جو فضل اور طاقت بخشتا ہے۔
حضرت عیسیٰ نے فرمایا: 'اگر تم مجھ سے
محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے
جس کے پاس میرے حکم ہیں اور ان پر عمل کرتا ہے

وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔' (۲۶۸)
حضرت عیسیٰ نے فرمایا: 'جو کچھ میں
تمہیں حکم دیتا ہوں اگر تم اسے کرو
تو میرے دوست ہو۔' (۲۶۹)
'اسی طرح تم بھی جب ان باتوں کی
جنکا تمہیں حکم ہوا تعمیل کر چکو تو کہو
کہ ہم نکمے نوکر ہیں۔' (۲۷۰)
کیا آپ سمجھتے ہیں کہ صبغت اللہ
کے تجربہ کے بعد خدا آپ سے توقع رکھے
(وہی ہے جو طاقت اور مواقع فراہم کرتا ہے)
کہ آپ اسکے ساتھ وفادار رہیں گے
یعنی دوسرے ایمانداروں کے ساتھ
دعا کرنے میں، تعلیم حاصل کرنے
اور رفاقت رکھنے میں؟

خدا کا روح ہمیں اپنے بھائیوں سے محبت کرواتا ہے
تاکہ ہم ایک سچی محبت میں اپنے بھائیوں کے ساتھ
وقت گذارنے کی خواہش محسوس کریں۔
اپنے تیئں اس محبت اور خود سپردگی کے بغیر، ایک
اصلی ایماندار کی زندگی کا سچا اظہار نہیں ہو سکتا۔
لیکن یہ محبت اور خود سپردگی جو آپ قائم کرتے ہیں
اس کے ساتھ ہی ایک نہایت خوبصورت حقیقت ہے
کہ آپ کے پاس کل دنیا پر مشتمل ایک بین الاقوامی
گھرانہ ہے جو کہ ایک ہی خدا کو پکارتے ہیں
ایک ہی روح اور ایک ہی خدا کو جانتے ہیں۔
جو حضرت عیسیٰ کے وضو یا صبغت اللہ
کے باعث گناہ کے اعتبار سے مُردہ ہے اور
عیسیٰ المسیح کے ابدی کلام کے ذریعہ زندہ ہیں

اُن کے لئے غسلِ میت ہے۔
متی ۲۸ :۱۹میں حضرت عیسیٰ نے حکم دیا ہے
کہ توبہ کرنے والے پوری دنیا کے سچے ایماندار
اس مقرر کیئے گیئے وضو میں شریک ہوں۔
حضرت عیسیٰ نے فرمایا: "اگر تم مجھ سے محبت
رکھتے ہو تو میرے حکموں کو مانو۔"
اب سوال یہ ہے: کیا آپ واقعی ہی حضرت عیسیٰ
سے محبت رکھتے ہیں ؟
جی ؟ واقعی ہی ؟
اس نے کہا :
"اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں کو مانو۔" (یوحنا۱۴ : ۱۵)
کیا آپ سچے دل سے خواہش رکھتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کے سچے اطاعت گذار بنیں ؟
کیا آپ حضرت عیسیٰ سے محبت رکھتے ہیں ؟
تو پھر اسکے حکموں کو مانیں۔ وضو قائم کریں،
اور اسکے نام میں دھوئے جائیں، یہ یقین کرتے ہوئے
کہ اسکا خون ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کے گناہوں کو
دھوڈالے گا۔ پھر آپ صحیح طریقے سے اس وفادار
خدائے واحد کی پرستش کرنے کے لئے تیار ہونگے
جس کی وفاداری میں آپ تابع ہُوئے ہیں۔
پھر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک نئی قریبی
شراکت محسوس کریں گے جب آپ اس کے سامنے
دعا میں جھکیں گے۔ اس یقین دہانی کے ساتھ کہ آپ
کے گناہ ڈھانک دئے گیئے ہیں اور بخشے گیئے ہیں۔
اگر آپ حضرت عیسیٰ کے احکام مانیں تو
خدا تعالیٰ آپ کو معافی کی یقین دہانی اور آپکی
زندگی میں اپنی ابدی روح کی موجودگی کا احساس دلائیگا۔
آپ ایک گہری رفاقت محسوس کریں گے

نہ صرف خدا کے ساتھ بلکہ حضرت عیسیٰؑ میں
دوسرے ایمانداروں کے ساتھ بھی۔
کیا آپ نے یہ کہاوت سنی ہے
"اور جس نے خدا (کی ہدایت کی رسی)
کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا۔" (۱۰۱ : ۳)
اگر آپ واقعی اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں
تو اب آپ سیدھے راستے پر چلیں گے
چاہے آپکو اسکی کتنی ہی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔

صبغت اللہ کی قبولیت کی دعا

"تعریف خدا کی ہو جو کل جہان کا مالک ہے
جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے
روزِ حشر کا آقا
تیری ہی پرستش ہم کرتے ہیں اور تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔

ہمیں سیدھا راستہ دکھا
انکا راستہ
جن پر تو نے فضل کیا
وہ جنکا حصہ تیرا قہر نہیں
اور وہ جو گمراہ نہیں ہوتے۔

حضرت عیسیٰؑ حاکم کُل اور ابدی کلام
جو مُردوں میں سے جی اٹھا اور
آسمان پر قادر مطلق کی دائیں جانب بیٹھا ہے،
مَیں تیرے تابع ہوں
مکمل طور سے تاکہ میں تیری خوشنودی میں چل سکوں

میری مدد کر کہ میں اپنے آپ کو جانچ سکوں
تاکہ جب تیرے تخت کے سامنے کھڑا ہوؤں
تو جانچا نہ جاؤں
توفیق دے کہ میں تیری تعلیم حاصل کروں
تجھے سمجھوں اور تیرے پاک احکام کو، دوسرے
ایمانداروں کی رفاقت میں، مانوں۔
میں حضرت عیسیٰ کا وضو، غسل میت، صبغت اللہ
مسیح یعنی کلام اللہ کو میں ایمان اور اطاعت کے
ایک چھوٹے سے امتحان کے طور پر قبول کرتا ہوں۔
میں خدا کی مرضی کے سامنے جھکوں گا
میں آزادانہ دعا میں اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لئے
ایک مرتبہ صبغت اللہ حاصل کرونگا
تاکہ پوری زندگی کے لئے تیار ہو سکوں۔
میں اللہ تعالیٰ اور اسکے ابدی کلام
حضرت عیسیٰ اور اسکی ابدی روح کے
نام میں صبغت اللہ حاصل کرونگا۔
اور میں جانتا ہوں کہ مجھے برکت ملے گی
اگر میں اپنی مکمل ہستی کے ساتھ اللہ تعالیٰ
کی اطاعت میں آجاؤں۔
آسمانی باپ میں ہمیشہ تک تیرا شکر گذار ہوں
کہ عیسیٰ المسیح کے نام میں اور اس کے خون سے،
جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قابلِ قبول قربانی ہے
تو نے مجھے دھوڈالا
اور اپنی ابدی روح میں پاک کیا۔ آمین۔"

نئے تخلیق کردہ مسلمان کی صبغت اللہ کی عبادت

"اے ہمارے مالک ہمارے گناہوں اور

جو کچھ بھی ہم نے کیا ہو
جس کی وجہ سے ہم نے اپنے
فرض میں کوتاہی کی ہو
ہمیں معاف فرما،
ہمارے پاؤں کو مستحکم کر اور
ان لوگوں سے جو ہمارے ایمان کو
متزلزل کرتے ہیں بچا۔' (۲۷۲)

'راستبازی کے کاموں سے نہیں
جو ہم نے کئے
بلکہ اس رحم کے مطابق
جس سے اس نے ہمیں بچایا
یعنی نئے پیدائش کے غسل سے
اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے
ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر
افراط سے نازل کیا۔' (۲۷۳)
پانی ایک ظاہری نشان ہے اور نئے پیدائش
باطنی ہے یعنی روحانی فضل جو صبغت الله
سے ملتا ہے اور جو ہمارے گناہوں سے معافی
کی علامت ہے۔ (۲۷۴)
ہم جو ایمان میں ابراہیم کے بیٹے ہیں
جو پانی والی جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں
تاکہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر سکیں
یعنی اسکے کلام حضرت عیسیٰ کے مطابق۔
سفید لباس ہمارے زائر ہونے کی علامت ہے
جب ہم اطاعت کی زندگی کے طریقے کار
یعنی پاکیزگی میں داخل ہوتے ہیں جو کہ
وہ زندگی ہے جس میں ہم اس لئے شریک ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ محض پانی ہمیں
طہارت کا درجہ عطا نہیں کر سکتا
کیونکہ صرف ابدی روح ہی ہماری
باطنی غلاظت کا ختنہ کر سکتی ہے
اور ہماری نجی فطرت اور شہوت پرستی
کی کشش سے علیحٰدہ کر سکتی ہے
پھر بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ
ہمیں روحانی طہارت عطا کرے گا
اگر ہم اس کے کلام عیسیٰ المسیح کے
تابع ہو جائیں اور وہ بھی دل کی
پوری یکسوئی کے ساتھ
کلام اللہ یعنی عیسیٰ المسیح ہمیں
حکم دیتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ
غوطہ لیں اور دفن ہوں اور
یہ ہی ہمارے لئے عبادت کی
قابلِ قبول تیاری ہے۔
امیدوار کے لئے :
کیا آپ اقرار کرتے ہیں کہ آپ گنہگار ہیں
اور یہ کہ عیسیٰ المسیح ہی وہ واحد راستہ ہے
جس کے ذریعے آپ کے گناہ معاف
ہو سکتے ہیں اور آپ جان سکتے ہیں کہ آپ
معاف کر دئے گئے ہیں اور خدا میں
ابدی زندگی حاصل کر سکتے ہیں ؟
امیدوار : جی ہاں۔
(یہ وہ وقت ہے جب شخصی گواہی مناسب ہو سکتی ہے
"اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی آدمیوں
کے سامنے میرا اقرار کرے ابنِ آدم بھی خدا کے
فرشتوں کے سامنے اس کا اقرار کرے گا اور جو

آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے
اسکا انکار کیا جائے گا۔' لوقا ۱۲: ۸،۹
اور متی ۱۰: ۳۲۔ اگر تو اپنی زبان سے
عیسیٰ (یسوع) کے خداوند ہونے کا
اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان
لائے کہ خدا نے اسے مُردوں میں سے
جلایا تو نجات پائیگا کیونکہ راستبازی
کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے
اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے۔' (رومیوں ۱۰: ۹،۱۰)
'کیونکہ ہم بھی پہلے نادان۔ نافرمان۔ فریب
کھانے والے اور رنگ برنگ کی خواہشوں
اور عیش و عشرت کے بندے تھے اور
بدخواہی اور حسد میں زندگی گذارتے تھے۔
نفرت کے لائق تھے اور آپس میں کینہ
رکھتے تھے مگر جب ہمارے منجی خدا کی
مہربانی اور انسان کے ساتھ اس کی الفت
ظاہر ہُوئی تو اس نے ہم کو نجات دی
مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں
جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق
نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس کے
ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے جسے اس نے
ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر
افراط سے نازل کیا تاکہ ہم اس کے فضل سے
راستباز ٹھہر کر ہمیشہ کی زندگی کی امید کے مطابق
وارث بنیں۔' ۔۔ ططس ۳: ۳ تا ۷)

امیدوار سے :
میرے پیچھے بولیں!

خدایا! میں تیرے سامنے اپنے تمام
گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور تیرا
شکر گذار ہوں کہ عیسیٰؑ المسیح نے میرے
گناہوں کے لئے اپنا قیمتی خون بہایا تاکہ
میں پاک ہو سکوں اور مخلصی یافتہ گھرانے
میں خدا کا، جو کہ میرا پیار کرنے والا
آسمانی باپ ہے، فرزند بن کر شامل ہووں۔
میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں
اور ان کو ردّ کرتا ہوں
اور اس گواہ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں
کہ اسکی طاقت سے میں اپنے گناہوں کی طرف
کبھی نہ لوٹوں گا اور دانستہ طور پر ابدی پاک روح
کو کبھی نالاں نہ کرونگا۔
میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ایک ہے
اور اس نے بے خطا کلام اور اپنے شخصی
امتیازی طریقے سے اپنے آپ کو اور
اپنے کلام کو اور اپنی روح کو ایک ہی نام
یعنی باپ اور فرزندانہ کلام اور ابدی روح سے ظاہر کیا
میں اس بات میں یقین نہیں رکھتا
کہ خدا کی کبھی کوئی اہلیہ تھی تاکہ
حضرت عیسیٰؑ مریم کے ذریعے اسکا بیٹا بنتا
میں ایمان رکھتا ہوں کہ ابدی روح عیسیٰؑ
کی صورت میں مجسم ہوئی جو ہمیشہ خدا کے
ساتھ تھی اور ہمیشہ خدا تھی اور اسی لئے
وہ ابدی روح خدا کو بنائے عالم سے ابدی
باپ کی حیثیت سے جانتی تھی۔

آج میں اس عہد میں داخل ہو رہا ہوں

جو ایمان کے ذریعے پانی کی رسم سے جاری کیا جاتا ہے
اور میں اس معتبر رسم میں خدا سے وعدہ کر رہا ہوں
کہ میں ہمیشہ اس کے گھرانے کے ساتھ وفادار رہونگا
اور اللہ تعالیٰ کے نئے تخلیق کردہ اطاعت گذاروں کے
اجتماع سے کبھی بھی علیحدگی اختیار نہیں کرونگا۔
جب میں اس پانی کی رسم سے گذرونگا تو
میں نئ خلق شدہ امت، جو واحد خدا اور
اسکے بے نظیر عیسیٰ المسیح کے سچے پرستار ہیں،
کا باقاعدہ رکن بن جاؤنگا۔

امیدوار سے :
کیا آپ سنجیدگی سے وعدہ کرتے ہیں
کہ آپ پانی سے جاری کردہ عہد کو
یاد رکھیں گے اور مسیحی عیدالاضحیٰ کے
اجتماعی جشن میں ایمان میں اپنے بہن بھائیوں
کے ساتھ شامل ہو کر تجدید کریں گے۔
اور آپ پورے جوش کے ساتھ اس
ایمان کی جو ایک ہی مرتبہ بے خطا طریقے سے
کلام پاک میں درج کیا گیا غور و خوض کریں گے
اور آپ دعا کریں گے کہ خدا آپ کے لئے
دروازہ کھولے گا کہ آپ اپنے ایمان کو دوسروں
کے ساتھ بانٹ سکیں اور اس میں اس کی خدمت کریں ؟
[کچھ حالات میں مرد امیدوار اگر چاہیں تو
دعا کی ٹوپی سے اپنا سر ڈھانک سکتے ہیں۔
دعا کا جبہ گلبیہ کہلاتا ہے۔
یہ اس بات کی علامت ہے کہ
وہ اپنے مذہبی القاب کو تبدیل نہیں کر رہا
اور نئ تخلیق کی طرف رجوع کر رہا ہے۔

اس رسم کا مطلب یہ نہیں کہ اپنے مانوس
طریقوں سے علیحدگی اختیار کی جائے
بلکہ یہ کہ اپنے مانوس ماحول میں رہتے ہوئے
نئی زندگی حاصل کریں۔] (۲۷۵)